www.xtrapapers.com

Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | CANDIDATE NUMBER

9120108693

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2021**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions in **Urdu**.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 55.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **12** pages. Any blank pages are indicated.

NL 200614/2
© UCLES 2021

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 کان دھرنا:

______________________________ [1]

2 کان کاٹنا:

______________________________ [1]

3 میدان مارنا:

______________________________ [1]

4 ہاتھا پائی:

______________________________ [1]

5 ہاتھ پاؤں مارنا:

______________________________ [1]

www.xtrapapers.com

Sentence transformation (5 marks)

دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی جگہ متضاد الفاظ لکھ کر جملے بنائیں ۔

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل حال میں تبدیل کریں۔

مثال: والد صاحب میری ہر بات مان لیتے تھے۔
والد صاحب میری ہر بات مان لیتے ہیں۔

6 مصروف لوگ بہت جلد سو جاتے تھے۔

______________________________ [1]

7 پرنسپل صاحبہ اچھا نتیجہ آنے پر بہت خوش ہوں گی۔

______________________________ [1]

8 اس کی شرکت سے محفل کی رونق بڑھ جاتی تھی۔

______________________________ [1]

9 احمد ہر نیک کام میں میرا ساتھ دے گا۔

______________________________ [1]

10 چھٹی کے دن سڑکیں ویران دیکھ کر ہم سب حیران تھے۔

______________________________ [1]

www.xtrapapers.com

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

انسان کی اصل پہچان اس کی سوچ سے ہوتی ہے۔ خیالات صرف ذہن تک ہی ______ **[11]** نہیں رہتے، بلکہ ہماری شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہماری گفتگو اور ______ **[12]** سے ہماری سوچ کا اظہار ہوتا ہے، جس کا ردِّعمل ہم دوسروں کے رویّے میں دیکھتے ہیں۔ اپنی شخصیت کو بنانا یا ______ **[13]** خود ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم صرف مثبت خیالات کو ______ **[14]** میں جگہ دیں تو نا صرف ہم اپنی زندگی پر سکون بنا سکتے ہیں، بلکہ دوسروں کے رویّے میں بھی ______ **[15]** تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

محروم	حد	بگاڑنا	نقل	عمل	ذہن	ناگوار	خوش گوار
محدود	خراب	ظلم	عادتیں	بے کار	ذہین	خوش	

11 ______________________________ [1]

12 ______________________________ [1]

13 ______________________________ [1]

14 ______________________________ [1]

15 ______________________________ [1]

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

انسان نے صدیوں کی جدّو جہد کے دوران اپنی ذہانت اور علم کو استعمال کر کے اپنے لیے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ گزشتہ تہذیبوں کا مطالعہ کریں تو ہر زمانے میں انسان کی ترقّی کا اندازہ اس کے زیرِ استعمال آلات سے لگایا جاسکتا ہے۔ آج جو ملک جتنا زیادہ ترقّی یافتہ ہے، اتنا ہی زیادہ مشینوں سے کام لے رہا ہے۔ جب انسان نے اپنی محنت اور جانوروں کی مدد سے کیے جانے والے کاموں میں مشین کا استعمال شروع کیا تو انسانی تاریخ نے ایک نیا موڑ لیا اور اس کا طرزِ رہائش بھی اس کی ترقی کی عکاسی کرنے لگا۔

انسان فطری طور پر خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ مشینوں کی ایجاد کے پیچھے یہ محرّک کارفرما رہا ہے کہ کم سے کم محنت سے کام انجام پائیں۔ نا صرف یہ بلکہ ان میں ایسی صفائی اور بہتری لائی جا سکے جو انسانی ہاتھ سے ممکن نہیں، یعنی مصنوعات کا معیار بھی بہتر کیا جا سکے۔ جانور اور پرندے اپنی تخلیق کی ابتدا سے آج تک ایک ہی طریقے پر پہلے جیسی مشقّت سے اپنی اپنی زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں، مگر انسانی عقل نے یکسر ایک نیا جہان تخلیق کر لیا ہے۔ بہت سے دفتری اور گھریلو کام کاج جن کے لیے کئی گھنٹے یادن درکار تھے، آج وہ کاموں کی فہرست سے تقریباً خارج ہو چکے ہیں کیونکہ اب وہ بلاتردّد چند بٹن دبانے سے ہی انجام پا جاتے ہیں۔ ذرا سوچیں، کتنا وقت بچ جا تا ہے۔ اب بہت سے کاموں کے لیے کسی ہنر مند کی مدد کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ ایک چھوٹی سی مشین کئی کاریگروں کا کام بلا چون و چرا انجام دیتی ہے۔

ان گنت فوائد کے ساتھ ساتھ اس ترقّی سے پیدا ہونے والے مسائل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مشینوں کے اندھا دھند استعمال سے انسان خودانحصاری کے دھوکے میں شاید ایک دوسری قسم کی محتاجی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ ذرا دیر مشینیں نہ چلیں تو لگتا ہے کہ زندگی رک سی گئی ہے۔ ایک صرف بجلی یا انٹرنیٹ ہی بند ہو جائے تو ساری ترقّی دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ پھر نت نئی مشینوں کی ایجاد نے بہت سے ہنر مندوں کو بیکار کر دیا ہے۔ سالہا سال سیکھنے کے بعد جو کام وہ محدود پیمانے پر کرتے تھے، مشینوں کے ذریعے وسیع پیمانے پر کم خرچ میں ہونے لگے ہیں۔

انسانی جسم کے لیے محنت و مشقّت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ جسمانی محنت کی عادت کو بالکل ترک کردینا کوئی عقل مندی نہیں۔ ترقّی سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے، لیکن عقل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ممکن طریقے سے سُستی اور کاہلی سے بچا جائے اور جسم و ذہن دونوں کو متحرّک رکھ کر ایک صحت مند زندگی کا لطف اٹھایا جائے۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) ترقّی کی علامت

(b) مقاصد

(c) فوائد

(d) نقصانات

(e) صحت مند زندگی

[10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

یہ 29 اگست 1982 کی صبح تھی۔ کراچی کے ہوائی اڈّے پر ہزاروں مسافروں کا ہجوم تھا جن میں ہم بھی شامل تھے۔ جناب حکیم محمد سعید اور میں انگلستان اور فرانس جا رہے تھے۔ پہلے لندن، آکسفورڈ اور کیمبرج میں اہلِ علم و دانش سے ملنا تھا، پھر پیرس جانا تھا۔ پیرس سے یونیسکو کا ایک بہت ہی اچھا رسالہ 'کورئیر' نکلتا ہے۔ یہ رسالہ 26 ممالک میں ان کی مقامی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ پاکستان میں ہمدرد فاؤنڈیشن کے تعاون سے یہ رسالہ 'پیامی' کے نام سے اردو میں نکلتا ہے۔ دو سال میں ایک بار ان تمام ملکوں سے رسالے کے ایڈیٹرز پیرس میں میٹنگ کے لیے جمع ہوتے ہیں اور آئندہ کا پروگرام طے کرتے ہیں۔ اسی میٹنگ میں ہمیں بھی شریک ہونا تھا۔ کراچی سے جہاز استنبول اور فرینکفرٹ میں رکتے ہوئے تیرہ گھنٹے بعد لندن پہنچ گیا۔ اب سے پچاس سال پہلے یہ سفر کتنا مشکل تھا۔ پانی کے جہاز میں جانا پڑتا تھا، کئی ہفتے لگتے تھے۔ سائنس کی ترقی نے فاصلوں کو سمیٹ کر سفر کو مختصر اور آسان بنادیا ہے۔ واقعی علم انسان کے لیے کتنا مفید ہے۔

لندن، آکسفورڈ اور کیمبرج میں ایک ہفتہ گزار کر ہم 5 ستمبر کو پیرس روانہ ہوئے۔ جہاز کے رکتے ہی اعلان ہوا 'کیا پروفیسر سعید اس جہاز سے آئے ہیں؟ پاکستانی سفارت خانہ کے افسراُن کا انتظار کر رہے ہیں۔' ہم جہاز سے باہر آئے تو ایک فرانسیسی خاتون نے حکیم صاحب کا استقبال کیا، جو وہاں مہمانداری کی افسر تھیں۔ ان کے علاوہ پاکستانی سفارت خانے کے افسر بھی موجود تھے۔ ان کی وجہ سے بڑی آسانی ہوئی اور وقت بھی بچا، لیکن میں ہوائی اڈّہ اچھی طرح نہیں دیکھ سکا کیونکہ ہمیں سامان سمیت مختصر راستے سے باہر پہنچا دیا گیا۔ خیر یہ کمی میں نے پاکستان واپسی کے وقت پوری کی اور چارلس ڈیگال ائیرپورٹ کی خوبصورت عمارت اچھی طرح دیکھی۔

پیرس میں یونیسکو کا صدر دفتر ایک بہت بڑی اور خوبصورت عمارت میں ہے، قریب ہی ایک اور خاصی کشادہ عمارت بھی زیرِ استعمال ہے۔ یونیسکو کا کام بھی تو بڑھتا جا رہا ہے۔ ان عمارتوں میں کارکنان اور سامان کی کثرت سے جگہ کی کمی کا احساس ہوتا ہے، اسی لیے اب ایک تیسری عمارت بھی بن رہی ہے۔ میٹنگ صبح دس بجے سے شام چھے بجے تک جاری رہتی۔ حکیم صاحب وقت کے بہت پابند ہیں۔ بالکل صحیح وقت پر میٹنگ میں پہنچتے تھے۔ پھر وہ بولتے کم اور سنتے زیادہ ہیں۔ ایک اور بات میں نے دیکھی کہ کچھ لوگ بہت لمبی گفتگو کرتے تھے اور بات کو پوری تفصیل سے اور پھیلا کر بیان کرتے، لیکن حکیم صاحب کم الفاظ میں بہت کچھ کہہ دیتے تھے۔ میٹنگ کے بعد جو وقت بچتا وہ حکیم صاحب یونیسکو میں اپنے دوستوں سے ملنے اور ان سے مشورہ کرنے میں صرف کرتے اور میں پیرس شہر اور وہاں کی خاص خاص چیزیں دیکھنے کی کوشش کرتا۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 رسالہ 'کوریئر' اور 'پیامی' میں کیا بات مشترک ہے؟ 'پیامی' کو کون شائع کرتا ہے؟

[2]

18 پیرس میں ہونے والی میٹنگ کب اور کن لوگوں کے لیے منعقد کی جاتی ہے؟

[2]

19 مصنف نے علم کے کن 2 فوائد کا ذکر کیا ہے؟

[2]

20 حکومتِ پاکستان کی جانب سے کس نے حکیم صاحب کا استقبال کیا؟

[1]

21 ہوائی اڈّے پر مہمانوں کی مدد کیسے کی گئی؟ اس سے مصنف نے کیا کمی محسوس کی؟

[2]

22 یونیسکو کے دفاتر میں جگہ کی کمی کا اندازہ مصنف کے کن 2 مشاہدات سے ہوتا ہے؟ اس کا کیا حل کیا جا رہا ہے؟

[3]

23 حکیم صاحب کی کن خوبیوں کا ذکر مصنّف نے کیا ہے؟ 3 باتیں لکھیں۔

[3]

www.xtrapapers.com

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ٹیکسلا کی تاریخ ڈھائی ہزار برس پرانی ہے۔ ماضی میں ٹیکسلا اپنی قدیم جامعہ 'گندھارا' کی وجہ سے علم و فضل کا مرکز مانا جاتا تھا۔ دوسری صدی قبل مسیح میں افغانستان کے شمالی علاقے 'باختر' کے یونانی نژاد حکمرانوں نے کابل، پنجاب اور سندھ کے علاقے فتح کر کے ٹیکسلا کو اپنا مرکز بنا لیا۔ چند سال کے بعد انہوں نے ٹیکسلا کو چھوڑ کر کچھ فاصلے پر شمال مشرق میں 'سرکپ' کے نام سے یونانی طرز پر ایک نیا شہر آباد کیا۔ سرکپ کی کھدائی 1912 سے 1930 کے دوران سر جان مارشل کی زیر ہدایت ہوئی۔ 1944 میں مورٹمر وہیلر نے بعض مزید حصے بھی دریافت کیے۔

سرکپ شہر کو 5 سے 7 فٹ چوڑی ایک فصیل کے ذریعے محفوظ کیا گیا تھا جو پتھروں سے بنائی گئی تھی۔ فصیل کے اندرونی طرف مسلسل وقفوں سے محافظ بھی تعینات تھے۔ اس کے علاوہ شہر کی پشت پر موجود پہاڑ پر ایک حفاظتی پولیس چوکی بنائی گئی تھی۔ شہر کے بیچوں بیچ ایک خاصی چوڑی مرکزی شاہراہ ہے۔ دائیں بائیں گلیاں متناسب انداز سے بنائی گئی ہیں۔ نکاسی آب کے لیے ڈھلوان کو استعمال کرتے ہوئے گھروں میں ایک کمرہ چند انچ بلند، دوسرا نیچے اور تیسرا اس سے نیچے تعمیر کیا جاتا تھا۔ سرکپ کی آبادی تقریباً 25 ہزار لوگوں پر مشتمل تھی۔ اس شہر کی تعمیر میں جیومیٹری کا اعلیٰ ذوق جھلکتا ہے۔ ان کے لیے سورج بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ شہر کے بالائی حصے میں ایک چوکور چبوترہ آج بھی موجود ہے۔ اس کے وسط میں کبھی ایک مینار تھا جس کا سایہ وقت کی نشاندہی کرتا تھا۔

مرکزی شاہراہ پر ذرا آگے چل کر بازار آتا ہے پھر اشرافیہ کا رہائشی علاقہ اور اس کے بعد بادشاہ کا محل اور بڑا مندر آتا ہے۔ برصغیر میں شاہی محل کے سب سے پرانے آثار سرکپ ہی کے ہیں۔ البتہ محل کی دیواریں بالکل سپاٹ ہیں، ان پر کوئی نقش و نگار نہیں ہیں۔ دو سَروں والے عقاب کا مندر ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک کثیر المذاہب شہر تھا جس میں آتش پرست، بت پرست اور بدھ مت کے ماننے والے رہتے تھے۔ یہ برصغیر میں دریافت ہونے والا اپنی نوعیت کا اکلوتا مندر ہے جس میں تین مذاہب کے دیوی دیوتاؤں کے آثار ملتے ہیں۔ اشرافیہ کی آسودہ حالی کا اندازہ یہاں سے برآمد ہونے والے سونے چاندی کے زیورات کی کثرت سے ہوتا ہے۔ اس شہر میں بالائی سطح سے لے کر 23 فٹ کی گہرائی تک آثار کی مسلسل سات تہیں دریافت ہوئی ہیں۔ یعنی یکے بعد دیگرے سات ادوار میں یہ شہر تباہ ہونے کے بعد پھر آباد ہوتا رہا ہے۔ اس چار سو سالہ دور میں یہ شہر باختری، شاکا، پہلوی، کشان اور ساسانی حکمرانوں کے زیر اثر رہا۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 سرکپ کا شہر کس نے اور کس طرز پر تعمیر کیا؟

[2]

25 سرکپ کے آثار قدیمہ کی کھدائی کا آغاز کب اور کس کی نگرانی میں ہوا؟

[2]

26 سرکپ شہر کی حفاظت کے لیے کیا انتظامات کیے گئے تھے؟ 3 باتیں لکھیں۔

[3]

27 گھروں میں نکاسی آب کے لیے کیا انتظام تھا؟ 2 باتیں لکھیں۔

[2]

28 شاہی محل کے کھنڈرات سے متعلق متن میں کون سی 2 خاص باتیں بتائی گئی ہیں؟

[2]

29 دو سَروں والے عقاب کا مندر کس چیز کی علامت ہے؟ اس کی کیا انفرادی اہمیت بتائی گئی ہے؟

[2]

30 ماہرین نے سرکپ کے بار بار تباہ اور پھر آباد ہونے کا اندازہ کیسے لگایا؟ شہر کل کتنے عرصے تک آباد رہا؟

[2]

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2021